Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
# الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی
جلد ۷۱ | منگل ۵ رجمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ ۲ امان ۱۳۶۱ ہش ۲۰ مارچ ۱۹۸۲ء | نمبر ۴۹

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ - یکم امان / مارچ - سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

" طبیعت بہتر ہے۔ گو فلو کی کمزوری باقی ہے "

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سر درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین

● محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کو دوبارہ دل کی تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی جلد تر کامل صحت یابی کے لئے خاص دردِ دل سے دعا کریں تا اللہ تعالیٰ اپنا فضل نازل کرے اور بیماری سے کامل مخلصی عطا کرے۔ آمین!

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے اس سال کتاب راہِ ایمان دوبارہ تین ہزار کی تعداد میں شائع کی ہے۔ اور جماعت جاکرتہ نے کتاب "احمدی مسلم" ایک ہزار کی تعداد میں شائع کی ہے۔ مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا ۱۹۷۳ء سے ہر دو ماہ میں اپنا علیحدہ رسالہ شائع کرتی ہے۔ جو ایک ہزار پچاس کی تعداد میں طبع کیا جاتا ہے۔ وہ جماعتیں جن کی مالی حالت کمزور ہے ان کو کتابیں مفت دی جاتی ہیں۔ تبلیغ عموماً انفرادی طور پر کی جاتی ہے۔ اور جب کبھی خاص اسلامی تہوار کی تقریب ہو تو اس موقعہ پر غیر از جماعت احباب کو بھی دعوت دی جاتی ہے دوسرے عام موقعوں پر جماعت کی کتابیں مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔

تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ہر جماعت بچوں کے لئے قرآن کریم کی کلاس لگاتی ہے۔ اور ممبرات لجنہ اماء اللہ کے لئے قرآن کریم اور حدیث کے درس کا انتظام ہے۔

جماعت مانسلور جہاں ہماری مضبوط جماعت قائم ہے دارالحکومت جاکرتہ سے دو صد اسّی کیلو

باقی صفحہ ۸ پر

### ارشاداتِ سیدنا حضرتِ اقدس

## ہزاروں عارفوں اور راستبازوں کا تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ درحقیقت دعا میں ایک قوتِ جذب ہے

" ہزاروں عارفوں اور راستبازوں کا تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ درحقیقت دعا میں ایک قوتِ جذب ہے اور ہم بھی اپنی کتابوں میں اس بارے میں اپنے ذاتی تجارب لکھ چکے ہیں اور تجربہ سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت نہیں۔ اگرچہ یہ سچ ہے۔ کہ قضاء و قدر میں پہلے سب کچھ قرار پا چکا ہے مگر جس طرح یہ قرار پا چکا ہے کہ فلاں شخص بیمار ہوگا اور پھر یہ دوا استعمال کرے گا تو وہ شفا پا جائے گا اسی طرح یہ بھی قرار پا چکا ہے کہ فلاں مصیبت زدہ اگر دعا کرے گا تو قبولیتِ دعا سے اسبابِ نجات اس کے لئے پیدا کئے جائیں گے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۴)

## انڈونیشیا میں جلسہ سالانہ پر کھانے کا انتظام لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہوتا ہے

### امسال جلسہ کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی ممبرات نے پانچ ہزار سے زائد مہمانوں کے لئے کھانا پکایا

### جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر عورتوں کے جلسہ میں صدر لجنہ محترمہ خدیجہ اری صاحبہ کی تقریر

پیاری (دینی) بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے ہم سب کو اپنے خاص فضل سے ربوہ کے شہر میں جمع ہونے کی توفیق بخشی اور یہ سب کچھ حضرت (اقدس ... ناقل) کی دعاؤں اور آپ کی محبت کی برکت سے ہوا ہے۔

اس مبارک موقعہ پر میں لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی طرف سے آپ سب کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچاتی ہوں۔ اور درخواست دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں روحانی ترقی عطا کرے تاکہ ہم زیادہ قربانی کر سکیں اور اسلام و احمدیت کی صحیح طور پر خدمت کر سکیں۔ آمین۔

اس سال انڈونیشیا سے ۳۸ احباب آئے ہیں جن میں سے ۵ عورتیں ہیں۔

میں آپ کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی مساعی اور ترقی کا مختصر خاکہ پیش کرنا چاہتی ہوں۔ اس وقت تک انڈونیشیا کے جزائر میں ساٹھ جماعتیں لجنہ اماء اللہ کی قائم ہو چکی ہیں۔ جن کا مرکز ری پبلک انڈونیشیا کا دارالحکومت جاکرتہ ہے۔ اور ۱۹۸۰ء کی مردم شماری کے مطابق لجنہ اماء اللہ کی کل ممبرات کی تعداد پانچ ہزار پانچ سو اکہتر ہے اور ناصرات کی تعداد تین ہزار چار سو اڑتالیس ہے اور اسطرح سے کل تعداد نو ہزار بن جاتی ہے۔

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا ہر ڈیڑھ سال کے بعد اپنا اجتماع منعقد کرتی ہے۔ جلسہ سالانہ انڈونیشیا جو ماہ نومبر میں مانسلور کے مقام پر منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ نے ایک تجارتی بازار لگایا جس کے منافع کا بیس فیصد مرکزی لجنہ اماء اللہ جاکرتہ کے حساب میں داخل کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی رات کو ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں ممبرات لجنہ اماء اللہ نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ اور آٹھ بڑی جماعتوں سے مستعمل اچھی حالت میں کپڑے جمع کئے گئے۔ اور سترہ مستحق جماعتوں میں تقسیم کئے گئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ چھوٹی جماعتیں جو دور دور واقع ہیں۔ عموماً ان کی ممبر کسان اور چھوٹے مزدور طبقہ کی عورتیں ہیں

ہر سال مرکزی لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی عہدیدار مختلف جماعتوں کا دورہ کرتی ہیں۔ ماہ جولائی ۱۹۸۱ء میں لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ نے موضع مانسلور میں منعقدہ تعلیمی و تربیتی کلاس میں شرکت کی جو دس دن تک رہی۔ خدام الاحمدیہ کی کلاس بھی اسی جگہ پر منعقد ہوئی البتہ دونوں کلاسوں کے اساتذہ اور نگران الگ الگ تھے۔ اور کلاسز بھی الگ الگ تھیں۔

## صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

### ایک ضروری اطلاع

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادائیگیوں کا آٹھواں مرحلہ ۲۸ رفروری ۱۹۸۲ء کو ختم ہو رہا تھا لیکن جماعتوں کی درخواست پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم یہ اجازت فرما دی ہے کہ جن مخلصین کی طرف سے ۱۰ رمارچ ۱۹۸۲ء تک رقوم مرکز کو پہنچ جائیں گی وہ آٹھویں مرحلہ میں ہی شمار ہونگی۔ جماعتیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۲ امان ۱۳۶۱ ہش

# حق کی انقلاب انگیز تاثیر کے دو مہتم بالشان نشان

انبیاء علیہم السلام کی شدید مخالفت کے زمانہ میں بھی جبکہ ہر طرف ایک شور برپا ہوتا ہے اور ہر کوئی حق کو مٹانے پر اُدھار کھائے بیٹھا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مہتم بالشان نشان ظاہر فرماتا ہے کہ جن سے حق آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ بعض سعید روحیں ان نشانات سے متاثر ہو کر عین اُس زمانہ میں حق کی طرف دیوانہ وار کھچی چلی آتی ہیں ایسے سعید الفطرت انسانوں کو ہر طرف خطرہ ہی خطرہ نظر آرہا ہوتا ہے اس کے باوجود ان میں یکدم ایسی جرأتِ ایمانی پیدا ہوتی ہے کہ وہ جان کی پرواہ کئے بغیر قبول حق کا اعلان کئے بغیر نہیں رہتے۔ وہ اپنی جرأتِ ایمانی سے مخالفینِ حق کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ کہیں یہ اندھی مخالفت خود ان کے اپنے لئے وبالِ جان نہ بن جائے۔

اس کی دو نہایت درخشندہ مثالیں ہمیں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے واقعات میں ملتی ہیں۔ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کو قبولِ حق کی دعوت دی تو وہ اس پر بہت غضبناک ہوا اور اس نے اپنی سلطنت کے چوٹی کے دانشور طلب کئے اور حضرت موسےٰ سے کہا کہ وہ ان دانشوروں سے مناظرہ کریں۔ اُس وقت تائید و نصرتِ الٰہی کے جو مہتم بالشان نشان ظاہر ہوئے فرعون اور آلِ فرعون پر تو ان کا خاک اثر نہ ہوا لیکن خود وہ دانشور جنہیں فرعون نے انعام و اکرام کا لالچ دے کر بلوایا تھا ان نشانوں سے ایسے متاثر ہوئے کہ انہوں نے فرعون اور اس کے عمائدین حکومت کے روبرو خدائے واحد پر ایمان لانے کا اعلان کر دیا۔ حق کی انقلاب انگیز تاثیر کا یہ پہلا عظیم الشان نشان تھا جو اُس وقت بڑی شان کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اس پر فرعون اور بھی زیادہ بھڑک اٹھا۔ اُس کے غصہ کی کوئی انتہاء نہ رہی۔ اس نے ان سے کہا کیا تم میری اجازت کے بغیر اس پر ایمان لاتے ہو۔ میں تم کو اس کی ایسی سزا دوں گا کہ جو دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہوگی۔ میں تم سب کو صلیب پر لٹکا دوں گا اور تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر تمہیں اس حال میں چھوڑ دوں گا کہ تم تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاؤ گے

ایک بااختیار اور نہایت ہی جابر بادشاہ کی طرف سے ایسی بھیانک اور دردناک تعذیب کا ڈراوا ان کے ثباتِ قدم میں معمولی سی لغزش بھی پیدا نہ کر سکا۔ انہوں نے قوتِ ایمانی کے بل پر کمال بے خوفی اور بے جگری سے فرعون کو مخاطب کر کے کہا ہم تجھ کو ان نشانات پر فوقیت نہیں دے سکتے جو خدا کی طرف سے ظاہر ہوئے اور ہم نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے اور نہ ہم تجھے خدائے قادر و مطلق پر فوقیت دے سکتے ہیں جو ہر شے کا خالق ہے۔ پس جو تُو کر سکتا ہے کر گزر۔ تو صرف اس دنیا کی زندگی کو ختم کر سکتا ہے۔ آخرت کی دائمی زندگی اور وہاں کے دائمی اجر پر تیرا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ہم اپنے رب پر ایمان لا چکے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور اس مغالطہ انگیزی کو بھی معاف کرے جس کے لئے تو نے ہمیں مجبور کیا تھا۔ اب تعذیب اور بھیانک موت کا ڈراوا ہمیں ایمان کی دولت سے محروم نہیں کر سکتا۔ فرعون ایمان کی اس پختگی اور ان کے اندر رونما ہونے والے اس انقلاب کو دیکھ کر مبہوت ہوئے بغیر نہ رہا۔

اُس وقت صرف وہ دانشور ہی (جنہیں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ مناظرہ اور مقابلہ کے لئے بلایا گیا تھا) اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ نشانوں سے متاثر ہو کر ایمان نہیں لائے تھے بلکہ آلِ فرعون میں سے بعض اور سعید الفطرت بھی ایسے تھے جو اُس موقعہ پر دولتِ ایمان سے مالا مال ہوئے۔ لیکن اُس وقت انہوں نے ان دانشوروں کی طرح اپنے ایمان کا برملا اظہار کرنا مناسب خیال نہ کیا اور اسے پوشیدہ رکھا۔ تاہم جب موقع پیدا ہوا تو ان میں سے ایک نے فرعون کو سلامتی کا طریق اختیار کرنے کی نصیحت کرنے میں خداداد فصاحت و بلاغت اور علم و معرفت کے ایسے دریا بہائے کہ فرعون ایمان نہ لانے کے باوجود ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہا۔ یہ حق کی انقلاب انگیز تاثیر کا دوسرا عظیم الشان نشان تھا جو فرعون کے روبرو ظاہر ہوا لیکن اُس بدبختِ ازلی پر اس کا بھی کوئی اثر نہ ہوا اور بالآخر وہ عذابِ الٰہی کا نشان بن کر ہی رہا۔

حق کی انقلاب انگیز تاثیر کا یہ دوسرا مہتم بالشان نشان اُس وقت ظاہر ہوا جب فرعون نے اپنے بلائے ہوئے دانشوروں کے ایمان لانے کے بعد حضرت موسےٰ کو قتل کرنے کی ٹھانی۔ اس نے جب لوگوں کے سامنے اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا اور لوگوں نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی تو خود آلِ فرعون میں سے ایک شخص (جو دل ہی دل میں حضرت موسےٰ پر ایمان لا چکا تھا اور جس نے اسے پوشیدہ رکھا ہوا تھا) سے نہ رہا گیا اس نے لوگوں کو مخاطب کر کے ایسی فصیح و بلیغ تقریر کی کہ جو علم و معرفت کا خزینہ تھی۔ اس نے لوگوں کے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ اُس نے کہا کہ اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو صرف اس لئے مارتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے۔ اور اپنے رب کی طرف سے نشانات بھی پیش کرتا ہے۔ اسے مارنے کی ضرورت نہیں اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اُسی پر پڑے گا اور وہ خود تباہ ہو جائے گا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو پھر تمہاری اپنی خیر نہیں۔ ایسی صورت میں اس کی کی ہوئی انذاری پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔ اے میری قوم اس میں شک نہیں آج تم ملک پر حکمران اور غالب ہو لیکن سوچو اور بتاؤ کہ اگر اس کی انذاری پیشگوئیوں کے مطابق خدا کا عذاب ہم پر نازل ہو گیا تو اس عذاب کے مقابلہ میں ہماری مدد کون کرے گا

اس کے بعد اُس شخص نے اپنی قوم یعنی آلِ فرعون کو خدائی عذاب کے مقابلہ میں سابقہ قوموں کی بے بسی یاد دلائی اور کہا کہ اے میری قوم گزشتہ بڑی بڑی قوموں کی ہلاکت کے دن کی طرح میں تمہاری ہلاکت کے دن سے بھی ڈرتا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ نوح کی قوم اور اسی طرح عاد اور ثمود پر کیا گزری اور جو ان کے بعد آئے ان کا کیا حشر ہوا؟ سوچ لو کہ کہیں تمہارا بھی ایسا ہی حشر نہ ہو جائے۔ اگر ایسا دن تم پر بھی آیا تو کوئی تمہیں بچانے والا نہ ہوگا۔ تمہارے پاس پہلے بھی ایک رسول یعنی یوسف آچکا ہے وہ دلائل اور نشانات کے ساتھ آیا تھا۔ تم اس کے بارہ میں شک ہی میں رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا تو تم نے کہنا شروع کر دیا کہ اللہ اس کے بعد اور کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ جو لوگ اللہ کی آیات میں بغیر کسی دلیل کے بحثیں کرتے ہیں ان کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ایسا کرنا اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک بہت بُرا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے متکبر لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔

اس کے بعد آلِ فرعون کے اس فرد نے جو فی الاصل ایمان لا چکا تھا اپنی قوم کو کھلے لفظوں میں قبولِ حق کی دعوت دی۔ اس نے کہا اے میری قوم میری بات مانو میں تمہیں ہدایت کا راستہ دکھاؤں گا۔ یہ دنیا کی زندگی اور اس کی سج دھج عارضی ہے۔ اصل اور دائمی زندگی اگلے جہان کی زندگی ہے۔ جو اس جہان میں بُرا عمل کرے گا اس کو اگلے جہان میں اسی کے مطابق نتیجہ بھگتنا ہوگا اور اس کے بالمقابل جو کوئی ایمان کے مطابق نیک اعمال بجا لائے گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت وہ اور اس کے ہم مشرب لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ اور ان کو اس میں بغیر حساب کے انعام دیا جائے گا۔ اے میری قوم میرا بھی عجیب حال ہے۔ میں تو تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف لے جانا چاہتے ہو۔ تم مجھے ترغیب دیتے ہو کہ میں اللہ کا کفر کروں اور ان کو اس کا شریک قرار دوں۔ جن کے شریک ہونے کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں۔ میں تو تم کو ایک غالب اور بخشنے والی ہستی کی طرف بلاتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم سب نے اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

آخر میں اُس نے اپنے ایمان لانے کا برملا اظہار کرتے ہوئے کہا آج تم میری بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن میں نے آج تمہیں جو کچھ نصیحت کی ہے اسے تم جلدی ہی یاد کرو گے۔ میں تمہاری دھمکیوں سے ڈرتا نہیں۔ میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اللہ یقیناً اپنے بندوں کا نگران ہے۔

اس فصیح و بلیغ اور پُرمعارف تقریر کا فرعون پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومن میں یہ سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اللہ نے اس مومن کو تو آلِ فرعون کی مخالفانہ تدبیروں کے بدنتائج سے بچا لیا اور آلِ فرعون کو دردناک عذاب نے چاروں طرف سے آگھیرا۔

---

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کہتا ہے کہ تم سے سوال کیا جائے گا کہ دنیا میں عزت کے حصول کے لئے اور دنیا میں شرف حاصل کرنے کے لئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک حسین ترین تعلیم ہم نے تمہاری طرف بھیجی تھی۔ بتاؤ تم نے کہاں تک اس پر عمل کیا۔ عمل کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں اس کا علم ہو اور ہمیں اس سے پوری واقفیت ہو۔" (الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قومِ ثمود کا عبرتناک انجام

مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب مبلغ سلسلہ مقیم انڈونیشیا

قرآن کریم کی سورۃ نمل کی آیت ۴۶ تا ۵۴ آٹھ آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کے انکار اور پھر تباہی کا واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ کہ جب قوم ثمود نے خدا تعالیٰ کی عبادت سے انکار کر دیا۔ اور اپنی من مانیاں کرنے لگی اور طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو جو ان کے بھائی تھے ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو یہ پیغام دیا کہ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اپنے خود ساختہ خداؤں کی عبادت نہ کرو۔

اس پیغام خداوندی کو سن کر ان کے دو گروہ ہو گئے۔

فَاِذَا ھُمْ فَرِیْقٰنِ یَخْتَصِمُوْنَ

اور آپس میں جھگڑا شروع کر دیا۔ یہ جھگڑنے والے دو گروہ کون تھے؟ آیا منکرین کا گروہ اور حضرت صالح علیہ السلام کا گروہ تھے یا دونوں حضرت صالحؑ کے مخالف گروہ تھے۔ جو علیحدہ علیحدہ تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام کے ماننے والے تو تھوڑے اور کمزور تھے انہوں نے طاقتور قوم ثمود کے ساتھ کیا جھگڑا کرنا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ملک میں دو طاقتور گروہ تھے۔ جن میں سے ہر ایک گروہ یہ چاہتا تھا کہ بحالی اقتدار کے لئے یا حصولِ اقتدار کے لئے یہ سہرا میرے سر پر ہو۔ اس لئے انہوں نے جھگڑا شروع کر دیا۔ ان کے اس جھگڑے اور خطرناک ارادوں کو دیکھ کر حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔

آیت نمبر ۴۷ کہ اے قوم تم نیکی کی بجائے پہلے برائی کے متعلق کیوں سوچتے ہو۔

لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَۃِ قَبْلَ الْحَسَنَۃِ ج لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

تم کیوں خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش نہیں مانگتے تاکہ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے مگر قوم ثمود اس قدر اشتعال میں آ چکی تھی۔ کہ وہ نیکی کی بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں تھی۔ چنانچہ اگلی آیت میں قوم ثمود کا اعتراض یا عذر اور حضرت صالح علیہ السلام کا جواب اس طرح بیان ہوا ہے۔

**آیت نمبر ۴۸**۔ انہوں نے یعنی قوم ثمود نے کہا۔

اطَّیَّرْنَا بِکَ وَبِمَنْ مَّعَکَ ط

اے صالحؑ ہم تمہیں اور تیرے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اور ہم تم سے بدشگونی لیتے ہیں۔ (یعنی ہمارے اوپر جو مصیبتیں اور ابتلاء آ رہے ہیں یہ سب تمہاری وجہ سے ہیں۔ ان کی اس بات کو سن کر حضرت صالح علیہ السلام نے کہا

طٰٓئِرُکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ۔

تمہاری یہ سب بدشگونیاں اللہ کے علم میں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کہ سب ابتلاء اور مصیبتیں میری وجہ سے ہیں۔ یا تمہارے بد اعمال کی وجہ سے ہیں۔

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝

بلکہ تم ایک ایسی قوم ہو جن کو آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔ یعنی اگر تم اپنے بد اعمال سے باز نہ آئے تو تمہارے اوپر عذاب نازل ہوں گے۔ اور تمہیں مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑے گا حضرت صالح علیہ السلام کی یہ بات سن کر قوم ثمود کو اور زیادہ غصہ آیا اور اگلی آیت نمبر ۴۹ میں لکھا ہے کہ

وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَۃِ تِسْعَۃُ رَھْطٍ۔

اور اس وقت شہر میں نو گروہ تھے۔ رَھْطٌ کے معنی ہیں

قَوْمُ الرَّجُلِ وَقَبِیْلَتُہٗ

قوم قبیلہ۔ ایسا گروہ جس کا ایک سرغنہ ہو۔ ان نو گروہوں کی جو صفات بیان کی ہیں وہ یہ ہیں کہ

یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ

وہ زمین میں فساد پھیلاتے تھے۔

وَلَا یُصْلِحُوْنَ۔

اور اصلاح ان کے مدنظر نہیں تھی۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نو گروہ حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو نشانہ بنا کر ملک میں فساد برپا کرتے تھے۔

وَلَا یُصْلِحُوْنَ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کہتے یہی تھے۔ کہ ہم یہ سب کچھ ملک کی بہتری اور خیر خواہی کے لئے کرتے ہیں۔ آیت نمبر ۵۰ سے ظاہر ہے کہ ان کا یہ منصوبہ نقطہ عروج پر پہنچ گیا اور انہوں نے آپس میں طے کیا کہ

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰہِ

تم سب اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ

لَنُبَیِّتَنَّہٗ وَاَھْلَہٗ

ہم اس کو صالح علیہ السلام اور اس کے اہل کو تباہ و برباد کر دیں گے۔

ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّہٖ

پھر ہم اس کے ولی سے کہہ دیں گے

(لِوَلِیِّہٖ میں ہٗ کی ضمیر اگر مدینہ کی طرف ہو تو ولی سے مراد حاکم وقت ہو گا)

کہ ہم نہیں جانتے کہ ان کے (صالح علیہ السلام) کے اہل کو (ماننے والوں کو) کس نے تباہ کیا ہے۔

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

اور ہم سچ بولتے ہیں۔

اگلی آیت نمبر ۵۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَکَرُوْا مَکْرًا ..... الخ

ان لوگوں نے (حضرت صالح علیہ السلام کو تباہ کرنے کی) تدبیر کی اور ہم نے بھی تدبیر کی۔ مگر وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ

وہ ہماری تدبیر کو نہیں جانتے۔ اور اس کے ساتھ والی آیت نمبر ۵۲ میں اس کی تشریح (انجام) کر دی اور فرمایا

فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ مَکْرِھِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰھُمْ وَقَوْمَھُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝

پس تو دیکھ کہ ان کی تدبیر کا کیا نتیجہ نکلا۔ ہم نے ان کو اور ان کی قوم سب کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ اور اگلی دو آخری آیتوں ۵۳ تا ۵۴ میں حضرت صالح علیہ السلام کے مخالفین یعنی قوم ثمود اور حضرت صالح علیہ السلام کے ماننے والوں یعنی ان کے اہل کا حال اس طرح بیان فرمایا ہے کہ۔

فَتِلْکَ بُیُوْتُھُمْ خَاوِیَۃًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ط

ان کے گھر ہیں جو ان کے ظلم کی وجہ سے گرے پڑے ہیں۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝

یقیناً اس قوم میں سمجھ دار قوم کے لئے بڑا نشان ہے۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور تقویٰ کرتے تھے نجات دیدی۔

**بڑا نشان** یہ تھا بہت بڑا نشان جو خدا تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر فرمایا کہ جب انہوں نے قوم ثمود کو دین حق کی طرف دعوت دی تو ایک طرف تو ان کے خلاف حکومت وقت ہو گئی۔ کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ ممکن ہے کہ کسی وقت یہ لوگ حکومت پر قبضہ کر لیں۔ دوسری طرف مخالفین کے نو گروہ بن گئے۔ کہ ہم ان کو نشانہ بنا کر اقتدار پر قبضہ کر لیں گے۔ اس لئے انہوں نے یعنی دونوں گروہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کے ماننے والوں کو تباہ کرنے کا حربہ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حصوں کو یعنی اس وقت کی حکومت کو بھی اور ان نو گروہوں کو بھی تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ اور حکومت کسی اور کے حوالہ کر دی۔

## اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً

اس میں یقیناً ایک بڑا نشان تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سمجھ دار لوگوں کے لئے اس میں ایک بڑا نشان ہے۔ یہ بات خدا تعالیٰ کو قرآن کریم میں بیان فرمانے کی کیوں ضرورت پیش آئی؟

جبکہ وہ قوم ثمود اور اس کے ۹ گروہ تباہ و برباد ہو گئے تھے۔ اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں یقیناً کوئی حکمت تھی۔

**حکمت** راقم الحروف کی رائے میں وہ حکمت یہ تھی۔ کہ بالکل اسی قسم کا واقعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی پیش آنے والا تھا۔ کہ جس طرح حضرت صالح علیہ السلام کے خلاف ۹ پارٹیاں یا ۹ گروہ تھے۔ جو اپنی ۹ کی تعداد پر بڑا فخر کرتے تھے۔ اور وہ اس طرح کوشش کرتے تھے کہ اس تباہی و بربادی کی ذمہ داری بھی ایک پر نہ پڑے کیونکہ وہ تو نو ۹ تھے۔

اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں آپ کے مقابلہ پر ۹ ہی ائمۃ الکفر تھے۔ جو فساد پھیلاتے اور آپ کے خلاف متحد ہو کر سکیمیں بناتے تھے۔

**نو ائمۃ الکفر:** ۱۔ سب سے بڑا مفسد جو گویا رئیس المعاندین تھا وہ ابوجہل تھا۔ جسے مکہ والے ابوالحکم یعنی دانائی کا باپ کہا کرتے تھے۔

۲۔ دوسرا مفسد ابولہب تھا۔

۳۔ تیسرا اُمیہ بن خلف تھا۔

۴۔ چوتھا مفسد النضر بن الحارث تھا۔

۵۔ پانچواں مفسد عُقبہ بن ابی معیط تھا۔

۶۔ چھٹا مفسد ولید بن مغیرہ تھا۔

۷۔ ساتواں عاص بن وائل تھا۔

۸۔ آٹھواں عُتبہ تھا۔

۹۔ نواں مفسد شیبہ تھا۔

یہ وہ نو ائمۃ الکفر تھے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر تدبیریں کرتے تھے اور پھر ان کا انجام یہ ہوا کہ آہستہ آہستہ سب کے سب تباہ و برباد ہو گئے اور حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابلہ میں فتح عظیم عطا فرمائی۔

یہ عجیب اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جو نشانات اس نے پہلے انبیاء علیہم السلام کے زمانوں میں ظاہر فرمائے۔ اسی قسم کے نشانات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ظاہر فرمائے۔

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# "جہنم میں لے جانیوالی چار بنیادی وجوہات"

مکرم قریشی محمد اکرم صاحب عمر مربی سلسلہ سمندری

اللہ تعالیٰ کلام پاک میں فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔

یعنی اے مومنو! اپنی جانوں کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ۔

یہ آگ کیا ہے؟ یہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور ناپسندیدگی کی آگ ہے جس میں وہ لوگ ڈالے جائیں گے جنہوں نے خدا تعالیٰ کو پانے کی کوشش نہ کی بلکہ اسکی تعلیم کو جھٹلانے اور اسکے حکموں کو توڑنے میں لگے رہے یہ خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ ہوگی جو ان کی ہستی کو عذاب میں مبتلا کر دیگی۔ اس وقت خدا تعالیٰ پر کامل ایمان رکھنے والے اور اس کے احکام کی پابندی کرنے والے اس کے پیار کو لمحہ بہ لمحہ حاصل کر رہے ہوں گے، اور اپنی گزشتہ اور آئندہ زندگی سے مطمئن ہوں گے۔

قرآن کریم نے اس موقع پر جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان مکالمہ کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے،

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَاۗىِٕضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝

(سورۃ المدثر آیت ۳۹ تا ۴۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"ہر جان نے جو کچھ کیا ہے وہ اس کے بدلے میں رہن ہے۔ سوائے دائیں طرف والے لوگوں کے۔ کہ وہ جنتیوں میں ہوں گے اور مجرموں سے سوال کریں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ میں لے گئی۔ وہ جواب دیں گے، ہم نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے اور بے حکمت باتیں کرنے والوں کے ساتھ مل کر بے حکمت باتیں کیا کرتے تھے اور ہم جزا سزا کے دن کا بھی انکار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم پر موت آگئی۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو مجرم قرار دیا ہے۔ اور ان کے جرم کی وجوہات انہی کی زبانی بیان فرمائی ہیں اور وہ چار وجوہات ہیں جو ان کو دوزخ کی قید میں لے جانے کا باعث بنیں۔

**پہلی وجہ:** وہ نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ۔ وہ اس بات کا خود اعتراف کرتے ہیں کہ وہ نمازیں ادا نہیں کرتے تھے۔

صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان مجرموں کا تعلق اسلام کا دعویٰ کرنے والوں میں سے ہوگا۔ کیوں کہ خدا تعالیٰ نے یہاں ایک تو انہیں "مجرمین" کہا ہے "کافرین" نہیں کہا۔ دوسرے دوزخ میں جانے کی وجہ "نماز نہ پڑھنا" قرار دی ہے۔ جو اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے،

یہاں ان لوگوں کے لئے خوف کا مقام ہے۔ جو نمازیں ادا نہیں کرتے۔ اور مسجدوں میں حاضر نہیں ہوتے۔ ایک بدی دوسری بدی کو کھینچ لانے کا سبب بنتی ہے۔ جب ایک مسلمان نماز کو ترک کرتا ہے تو وہ دراصل خود کو اسلامی احکام سے آزاد خیال کرنے والوں میں شامل کر لیتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں کئی اور بدیوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ اس میں اتحاد و تعاون کا مادہ ختم ہو جاتا ہے خوف خدا باقی نہیں رہتا۔ گناہ پر جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔

پس قرآن کریم پہلے ہی ایسے لوگوں کو متنبہ کرتا ہے تا وہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں خدا تعالیٰ کے غضب اور اس کے عذاب سے بچ جائیں اور اس کے پیار کو حاصل کرنے والے بنیں۔

**دوسری وجہ:** وہ مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ جیسا کہ وہ اعتراف کرتے ہیں۔

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ

کہ ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔

انسان جو کچھ کماتا ہے وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے اگر خدا چاہے تو اس کے مال و متاع کو تلف کر دے اور اسے کوڑی کوڑی کا محتاج بنا دے۔ جب انسان کو ملنے والی دولت خدا کے فضل سے ہے تو اس دولت میں اسکی مخلوق کا حق ہونا لازمی بات ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔

کہ ان کے اموال میں سوالی اور محروم کا بھی حق ہے

پس وہ لوگ اس الزام کے نیچے ہیں جو مال و دولت رکھنے کے باوجود غریبوں یتیموں اور محتاجوں کا خیال نہیں رکھتے۔ ان میں وہ لوگ بھی خود بخود آجاتے ہیں۔ جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ صدقہ و خیرات نہیں کرتے یا چندہ نہیں دیتے۔

**تیسری وجہ:** دوزخ میں لے جانے کا باعث بے حکمت اور فضول باتیں کرنا بھی ہیں۔ چنانچہ دوزخیوں نے اپنا تیسرا جرم تسلیم کرتے ہوئے کہا۔ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَاۗىِٕضِيْنَ

کہ ہم بے حکمت، فضول، بیہودہ اور لغو باتیں کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے۔

آج کل دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگ گانے بجانے، تاش کھیلنے، ٹی وی اور سینما دیکھنے آوازے کسنے اور یوں ہی بیکار بیٹھ کر گپیں ہانکنے میں لگے رہتے ہیں اور ذرا بھی نہیں سوچتے کہ وہ اپنا کتنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ ان فارغ اوقات میں کوئی ہنر سیکھ لیں۔ کسی عمدہ کتاب کا مطالعہ کریں، کسی علمی موضوع پر گفتگو کریں یا کوئی اور مناسب کام کریں۔

**چوتھی وجہ:** دوزخ میں لے جانے کی چوتھی وجہ قرآن حکیم نے یہ بیان فرمائی ہے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ کہ

ہم جزا سزا کے دن کا انکار کرتے تھے۔ اس سے زیادہ بیوقوف کون ہو سکتا ہے جو سکول میں داخل ہو کر امتحان کا تصور نہ کرے۔ جس طرح دنیوی امور میں انسان اپنی ہمت و کوشش سے ترقی کرتا ہے اسی طرح دینی و روحانی امور میں بھی وہ اپنے اعمال سے ایک مقام طے کرتا ہے۔

مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

جو ذرہ بھر بھی نیکی کرے گا اس کے نتائج کو دیکھ لے گا اور جو ذرہ بھر بدی کرے گا اس کے اثر کو بھی محسوس کرے گا۔ اس ضمن میں دنیاداروں نے ایک مثل بنا رکھی ہے "کہتے ہیں" ایہ جہان میٹھا اگلا کن ڈیٹھا" یعنی آخرت کا تو پتہ نہیں یہیں جو عیش کرنی ہے کر لو۔ یہ خیال بھی درست نہیں۔ اور جزا سزا کے دن کو جھٹلانے کے مترادف ہے جو شخص روزانہ لوگوں کو یہاں مرتے ہوئے دیکھتا ہے، بڑے بڑے سرمایہ داروں کو خالی ہاتھ یہاں سے جاتے ہوئے دیکھتا ہے، وہ کیسے تصور کر سکتا ہے۔ کہ اس کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا۔ موت اور تاریخ سے انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ اسی لئے تو اگلی آیت میں فرمایا گیا ہے

حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ یہاں تک کہ یقینی بات یعنی موت نے ہمیں آلیا۔ ہم موت کو بھول چکے تھے مگر وہ آ ہی گئی۔ ہم موت سے فرار کی سوچ رہے تھے مگر اس نے ہمیں پکڑ لیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ (۴۹)

اس وقت کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت ان کے کام نہیں آئے گی۔ ان کے سب جھوٹے دعاوی باطل ہو جائیں گے۔ وہ جو اپنے آپ کو جھوٹی تسلیاں دے کر خوش کر لیتے تھے وہ کسی کو اپنا مددگار نہیں پائیں گے۔ اس وقت تو ان کے اپنے نفس بھی ان کے خلاف گواہی دے رہے ہوں گے۔ کوئی جتھہ، کوئی پارٹی، کوئی حکومت، کوئی طاقت کوئی گروہ، کوئی کنبہ، کوئی خاندان اور کوئی فرد اس دن ان کے کام نہیں آئے گا۔

دوزخ میں لے جانے کی یہ چار بنیادی وجوہات کس طرح ان میں پیدا ہو گئیں۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝ (المدثر ۵۰)

انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے منہ موڑتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ انسان کے اندر اس وقت برائی پیدا ہوتی ہے جب وہ خیر خواہی کی بات پر کان نہیں دھرتا۔ جب وہ سنی ان سنی کر دیتا ہے۔ جب وہ سمجھانے والے کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جب وہ کسی قاعدہ و قانون کی پرواہ نہیں کرتا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن پاک کی حسین تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے فضل و کرم سے اصحاب الیمین میں شامل کرے۔ آمین۔

## وقف جدید کا سال نو اور ناصرات الاحمدیہ

یکم جنوری ۱۹۸۲ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرمایا۔ خاکسار عرض کرتی ہے کہ امسال عزم نو کے ساتھ تمام لجنات کی ناصرات چندہ وقف جدید پوری شرح سے (جو ایک روپیہ فی ممبر ہے) بلکہ بڑھ چڑھ کر ادا کریں۔ البتہ بہت مجبوری ہو تو کم بھی لیا جا سکتا ہے مگر ہر بچی اس بابرکت تحریک میں حصہ ضرور لے۔ ناصرات الاحمدیہ کا چندہ لجنہ وصول کر کے مرکز کو ارسال کرے اگر مجبوری مرد عہدیداروں کو ناصرات کا چندہ دینا پڑے تو لفظ ناصرات لکھ کر وضاحت کر دیں۔ گزشتہ سال ناصرات کی سب تنظیمیں اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں ہوئیں۔ حضور فرماتے ہیں "اس چندہ کا ایک حصہ میں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضا کارانہ طور پر اپنے جیب خرچ میں سے تھوڑی بہت رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے" (خطبہ ۴ جنوری ۱۹۸۰ء)

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سفیر پاکستان کی احمدیہ مشن دارالسلام تنزانیہ میں آمد

مرتبہ :- مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح مبلغ تنزانیہ
مرسلہ :- وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ

طے شدہ پروگرام کے مطابق جناب چوہدری رب نواز صاحب سفیر پاکستان برائے تنزانیہ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۸۲ء کو ساڑھے سات بجے شام مشن ہاؤس تشریف لائے۔ خاکسار نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور جملہ احباب جماعت سے (جنکی تعداد ۷۰ تھی اور جو ترتیب کے ساتھ قطار میں کھڑے تھے) سفیر موصوف نے مصافحہ کیا اور خاکسار ساتھ ساتھ تعارف کراتا رہا۔

مصافحہ کے بعد معزز مہمان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جو کہ مکرم شیخ نمینی احمد صاحب کینیکا (جو کہ مقامی احمدی ہیں) نے اردو میں پڑھا (یہ چیز معزز مہمان کے لئے مسرت و استعجاب کا موجب ہوئی) سپاس نامہ کا مکمل متن درج ذیل ہے

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہوالناصر آمین

ہمارے واجب الاحترام سفیر پاکستان برائے تنزانیہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ،

آپ کو اپنے درمیان پاکر اس عزت افزائی پر ہم بے حد خوشی محسوس کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا ہمارے ملک میں تشریف لانا بابرکت کرے۔ آمین۔

ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ آپ اُس ملک کے نمائندہ ہیں جو حقیقتاً ابنائے اسلام میں ایک بڑا مقام رکھتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ ایک وقت میں وہ اسلام کا قلعہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ میری اور میرے بعض ہموطنوں کی یہ خوش نصیبی ہے کہ ہمیں پاکستان میں جاکر دینی تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ملے اور آج ہم اس قابل ہیں کہ دین الحق کی روح پرور تعلیمات کو لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

ان خوش نصیبوں میں سے ہمارے ہم وطن محترم شیخ امری عبیدی صاحب مرحوم سابق وزیر قانون حکومت تنزانیہ بھی ہیں۔ جنہوں نے پاکستان میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگی تبلیغ اسلام کیلئے وقف کر دی تھی اور اس کام میں اپنی جان کی بازی لگا دی ان کے دینی کاموں میں سے ایک سواحیلی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کے کام میں حصہ لینا ہے جو اپنوں اور غیروں میں اس درجہ قبولِ عام حاصل کر چکا ہے کہ قلیل عرصہ میں ہماری جماعت اس کا تیسرا ایڈیشن شائع کر چکی ہے۔ قرآن کریم کے تراجم، حضور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کی اشاعت، مساجد کی تعمیر سکولوں اور ہسپتالوں کا اجراء، اخبارات و رسائل کے ذریعہ دین کی اشاعت، عیسائیت کے اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر حملوں کا دندان شکن جواب اور قرآنی احکام کی صحیح پابندی اور ان کی اشاعت یہ ہیں بنیادی کام جو کہ جماعت احمدیہ محض خدا کے فضل سے سرانجام دے رہی ہے۔ ہر وہ فرد یا جماعت یا ملک جو فتنہ و فساد سے اپنا دامن بچا کر خدمت اسلام کے لئے کمربستہ ہے اس کے ساتھ ہماری دلی دعائیں اور ہمدردیاں شامل ہیں اور ایسے لوگ ہمیں ہر وقت تعاون کے لئے تیار پائیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اب دین اسلام ہی سچا دین ہے اور اسے قبول کرنے میں ہی نجات ہے ؎

مٹ جائے اس جہاں سے شیطان کی حکومت
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفےٰ ہو۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آخر میں مَیں جماعت احمدیہ تنزانیہ کی طرف سے آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے ہماری دعوت قبول فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزا دے آمین

اسلام زندہ باد۔ فخر الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد پاکستان زندہ باد۔ تنزانیہ پائندہ باد

والسلام

ہم ہیں

اراکین جماعت احمدیہ تنزانیہ دارالسلام"

محترم سفیر صاحب موصوف نے سپاسنامہ کا جواب انگریزی میں دیا آپ کی تقریر کا ترجمہ درج ذیل ہے

"محترم بھائیو! السلام علیکم

میرا یہ خیال تھا کہ مجھے صرف رات کے کھانے کی دعوت دی گئی ہے۔ اور اس طرح سے یہاں کے چند دوستوں سے مل کر بیٹھنے کا موقع مل جائے گا۔ مگر اس رونق، گرم جوش استقبال منظم اور پُر وقار تقریب پر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے جس کے لئے مَیں آپ سب کا شکر گذار ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مَیں اسطرح بڑے پیمانے پر استقبال کی توقع نہیں رکھتا تھا اور یہ بھی کہ مجھے کچھ کہنا ہوگا ورنہ میں تیار ہو کر آتا۔ اس موقعہ پر مختصراً مَیں ایک ضروری اور بنیادی بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم ان تعلیمات کو اپنائیں جو کہ اسلام ہمیں ایکدوسرے سے محبت کرنے اور آپس میں مل جل کر رہنے کی دیتا ہے۔ اسلام ایک بہترین اور عظیم الشان دین ہے لیکن بدقسمتی سے ہماری نئی نسل کو یہ اسی شکل میں ملا ہے کہ یہ کئی فرقوں میں بٹا ہوا ہے حقیقت میں بنیادی طور پر اسلام سب مسلمانوں کے لئے ایک ہی نقطۂ نظر پیش کرتا ہے اور موجودہ دور میں ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے اس بات کا سمجھنا نہایت ضروری ہے تاکہ اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ ان تعلیمات میں جو سب سے اہم ہے وہ آپسمیں اتحاد و اتفاق اور محبت کی تعلیم ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو بہت سارے اختلافات اور مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ بالآخر مَیں آپ سب کے سامنے اسلام کا ایک خاص پیغام پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ تین اصل الاصول یہ ہیں۔

عالمی جذبہ اخوت۔ آپسمیں محبت و پیار انسانیت کی رضاکارانہ خدمت کی خواہش

آخر میں اس عزت افزائی اور پُر جوش استقبال پر آپ سب کا تہ دل سے ممنون ہوں خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے اور صحت و عافیت سے رکھے

آمین"

محترم مہمان خصوصی کے اس خطاب کے بعد جسکا ترجمہ سواحیلی میں مکرم شیخ عیسیٰ احمد صاحب ساتھ ساتھ کرتے جا رہے تھے۔ تمام حاضرین کی خدمت میں ٹھنڈے مشروبات پیش کئے گئے اس موقعہ پر محترم سفیر صاحب بعض دوستوں سے گفتگو بھی فرماتے رہے اور خوب بے تکلفانہ ماحول پیدا ہو گیا۔

اس تقریب سے فارغ ہو کر محترم موصوف دفتر میں تشریف لائے اور اپنے مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ مہمانوں کی کتاب میں دستخط کئے

"گرم جوش استقبال کا بہت بہت شکریہ"

اس کے بعد معزز مہمان کو مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور سواحیلی اور انگریزی میں طبع شدہ لٹریچر دکھایا جو کہ پہلے سے میز پر ترتیب کے ساتھ رکھ دیا گیا تھا۔ جس سے وہ بہت متاثر ہوئے اور سواحیلی کی اہمیت کے متعلق باتیں ہوتی رہیں اس موقعہ پر آپ کی خدمت میں کتب۔ لائف آف محمدؐ۔ انوی ٹیشن۔ دی فلاسفی آف دی ٹیچنگز آف اسلام بطور تحفہ پیش کی گئیں اس تحفہ کو انہوں نے نہایت محبت سے قبول کیا

آخر پر معزز مہمان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جسمیں مقامی مجلس عاملہ کے اراکین کے علاوہ بعض معززین جماعت نے بھی شرکت کی۔

موصوف مشن کی تاریخ اور تبلیغی حالات دریافت کرتے رہے جن پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی اور بتایا گیا کہ ہمارے یہاں تنزانیہ میں دس مراکز ہیں جن میں تین پاکستانی اور چار تنزانین مبلغ جنہوں نے ربوہ میں دینی تربیت حاصل کی ہے اور باقی یہاں کے تربیت یافتہ ہیں جو اس مقدس فریضہ کو ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا مددگار ہو آمین۔

انہیں بتایا گیا کہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہمارے مشنوں میں کام کرنے والے ہمارے تمام مبلغ ہمہ وقت واقف زندگی ہیں۔ اس کے علاوہ مغربی افریقہ کے ممالک میں سکولوں اور ہسپتالوں کی ترقی کی راہوں پر گامزن ہونا بھی بتایا گیا۔ اور سب سے نمایاں کامیابی اور فتح عظیم جو کہ سپین میں ساڑھے سات سو سال کے بعد مسجد کی تعمیر کی صورت میں ہمیں حاصل ہوئی اس سے بھی آگاہ کیا گیا۔ مالی امداد کا ذکر آنے پر بتایا گیا کہ خدا کے فضل سے تمام احمدی اس مقدس کام کیلئے اپنی آمد کا سولہواں حصہ اور بعض دسواں حصہ باقاعدگی سے ہر ماہ دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تمام احمدی اپنے اموال خدمت دین کے لئے نچھاور کر رہے ہیں۔ الحمد للہ

احباب جماعت بھی محترم سفیر پاکستان مکرم چوہدری رب نواز صاحب کی اپنے ہاں تشریف آوری پر بہت خوش ہوئے خاص طور پر اپنے خطاب اور ان کی مرنجاں مرنج طبیعت کا احباب نے اچھا اثر لیا۔

یہ پُر مسرت تقریب ساڑھے نو بجے رات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس تقریب کے انتظامات کے لئے مکرم برادرم چوہدری افتخار احمد صاحب ایاز، مکرم برادرم محمد سعید صاحب کینڈر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ تنزانیہ اور مکرم برادرم حمیدی علی رجائی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالسلام اور بعض دوسرے خدام نے بھی بھرپور تعاون کیا۔ نیز ہماری بہن محترمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ نے اپنی بچیوں کے ہمراہ نہایت عمدگی اور سلیقہ سے تمام مہمانوں کے لئے کھانا تیار کیا عاجز ان سب کا دل کی گہرائیوں سے شکر گذار ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم دے اور زیادہ سے زیادہ خدمات کے مواقع عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

تمام ناظمین اضلاع و زعماء مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی سہ ماہی اوّل کا امتحان ۲۳ امان / مارچ کو درج ذیل نصاب کے مطابق منعقد ہوگا۔ زعماء سے درخواست ہے کہ نصاب کے مطابق زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان کے لئے تیار کریں۔

۱۔ ترجمہ قرآن پارہ ۲۲ ربع سوم (زعماء سابقہ اعلان کی تصحیح کرلیں کہ ۲۲ ویں پارہ کا ربع اوّل نہیں بلکہ ربع سوم شامل نصاب ہے)۔

۲۔ اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱ تا ص۶۸۔

۳۔ چالیس جواہر پارے مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص۱ سے حدیث ۱۰ تک کا مطلب و تشریح

نوٹ:۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور چالیس جواہر پارے بالترتیب چار روپیہ اور تین روپیہ میں نظارت تصنیف و اشاعت لٹریچر صدر انجمن احمدیہ سے دستیاب ہیں۔ بیس کتب کی اکٹھی خریداری پر بیس فیصد رعائت حاصل کی جاسکتی ہے۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## تحریک وقف جدید کا تربیتی اور تدریسی نظام

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"وہ وقت آتا ہے کہ ایسے لوگ سلسلہ میں شامل ہوں گے جنہوں نے (حضرت اقدس.... ناقل) کی صحبت نہ پائی ہوگی۔ اور اس کثرت سے ہوں گے کہ ان کو ایک آدمی تقریر نہیں سنا سکے گا۔ اس لئے اس وقت (احباب کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے۔ ناقل) بہت سے مدرسوں کی ضرورت ہوگی۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء)

وقفِ جدید کو اسی تربیتی اور تدریسی نظام کو چلانے اور وسعت دینے کے لئے جہاں مخلصین اور فدائی واقفین زندگی کی ضرورت ہے وہاں جملہ احباب جماعت کی مالی اعانت کی بھی شدید ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زعماء کرام انصار اللہ اس سلسلہ میں خاص کوشش فرمائیں۔ نیز براہِ کرم معین اعداد و شمار کے ساتھ بروقت اپنی رپورٹ ارسال فرمایا کریں۔ (قائد وقف جدید۔ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## اعلان دار القضاء

مکرم علی محمد صاحب محلہ دار الفضل ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے چچا رحمت علی صاحب ولد شہاب الدین صاحب وفات پاگئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۱۳/۱۳۷ تحریکِ جدید میں اس وقت مبلغ ۵۵۰۰/- روپے جمع ہیں۔

میرے چچا مرحوم اپنی زندگی میں وصیت کرگئے تھے کہ رقم مذکور میں سے مبلغ ایک ہزار روپیہ علی محمد صاحب کو (یعنی مجھے) اور باقی رقم مساجد کو دے دی جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۵۵۰۰/- روپے میں سے مبلغ ایک ہزار روپے مجھے اور باقی رقم میں سے مبلغ ۲۲۵۰/- روپے مسجد محلہ دار الفضل مبلغ ۱۱۲۵/- روپے مسجد یمن سعادت محلہ دار الیمن اور مبلغ ۱۱۲۵/- روپے مسجد گنبد والی محلہ دار الیمن کے لئے صدران محلہ جات کو دے دی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

## ضروری اعلان برائے مجالس انصار اللہ

قیادت ایثار انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے تمام انصار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ شجرکاری کا موسم شروع ہوچکا ہے۔ احباب جماعت عموماً اور انصار احباب خصوصاً اس "ہفتہ شجرکاری" کے دوران زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں اور اُن کی نگہداشت کا اہتمام بھی فرمائیں۔ اس طرح آپ ملک و قوم کی بہترین خدمت کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

تمام مجالس اپنی اپنی کارگزاری سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ (قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

### مغفرت:۔

میری والدہ محترمہ مریم بی بی اہلیہ عنایت اللہ صاحب بھٹی مرحوم ۲۳ فروری کو بوقت ۳ بجے بعد دوپہر بعمر ۶۴ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے پس ماندگان میں چار بیٹے خاکسار۔ کرامت اللہ۔ برکت اللہ۔ سلیم اللہ اور تین بیٹیاں آمنہ بی بی۔ بشریٰ بی بی۔ اور منیرہ بی بی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (عظمت اللہ بھٹی۔ انسپکٹر بیت المال)

## دیگوں کے لئے عطایا ادا کرنے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب اور بہنوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بابرکت و یادگار تحریک برائے ضرورت دیگیں میں شمولیت فرماتے ہوئے اپنا اپنا عطیہ بقدر ۲۰۰۰/- روپے فی دیگ ادا فرمایا تھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے اور ان کے اموال اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ ہرچند کہ یہ تحریک ختم ہوچکی ہے۔ تاہم دعا کی غرض سے ان کی بارھویں[۱۲] فہرست شائع کروائی جارہی ہے۔ احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر ضیافت)

### قسط نمبر ۱۲

| | |
|---|---|
| ۲۵۲۔ مکرم منظور احمد صاحب زرگر گوجرانوالہ شہر | ایک دیگ نئی تیار |
| ۲۵۳۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی | ایک دیگ |
| ۲۵۴۔ مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب و خواجہ عبدالواحد صاحب گوجر خاں | 〃 〃 |
| ۲۵۵۔ 〃 شیخ حبیب اللہ۔ محمد رفیق صاحبان | 〃 〃 |
| ۲۵۶۔ 〃 سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ وینکوور کینیڈا | 〃 〃 |
| ۲۵۷۔ مکرمہ سارہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل محمد سعید صاحب کینیڈا۔ | 〃 〃 |
| ۲۵۸۔ مکرم بشیر احمد صاحب خالد۔ بحرین | 〃 〃 |
| ۲۵۹۔ 〃 عزیز احمد صاحب ابن پروفیسر عبدالقادر صاحب کراچی | 〃 〃 |
| ۲۶۰۔ احمدیہ مشن سیرالیون | دو دیگ |
| ۲۶۱۔ مکرم چوہدری بشیر احمد ولد چوہدری فضل احمد صاحب چک ۷-L/۱۱۱ ساہیوال | ایک دیگ |
| ۲۶۲۔ 〃 بشیر احمد صاحب چینکو ڈرائی کلینرز۔ نواں شہر ملتان | 〃 〃 |
| ۲۶۳۔ مکرمہ والدہ محترمہ مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمان امیر جماعت ملتان | 〃 〃 |
| ۲۶۴۔ مکرم مبشر احمد صاحب ناصر دستگیر سوسائٹی کراچی۔ منجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت اقدس | 〃 〃 |
| ۲۶۵۔ مکرم چوہدری منور احمد صاحب کوٹ احمدیاں ضلع بدین سندھ | 〃 〃 |
| ۲۶۶۔ 〃 سردار محمد صاحب سیکرٹری مال منجانب مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب چک ۸۸ ب-ج فیصل آباد | 〃 〃 |
| ۲۶۷۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ | 〃 〃 |
| ۲۶۸۔ مکرم سیکرٹری صاحب مال ۳۰/L-۱۱ منجانب چوہدری حفیظ احمد صاحب ساہیوال | 〃 〃 |
| ۲۶۹۔ 〃 مبارک احمد صاحب ارشاد دستگیر کالونی کراچی معہ اہلیہ و بچگان | 〃 〃 |
| ۲۷۰۔ مکرمہ قمر آراء بیگم صاحبہ سرگودھا بذریعہ سیکرٹری مال | 〃 〃 |
| ۲۷۱۔ مکرم رشید احمد صاحب رحمانی لاہور منجانب والد صاحب مرحوم و محترمہ والدہ صاحبہ | 〃 〃 |
| ۲۷۲۔ جماعت احمدیہ امریکہ | تین دیگ |

## شکریہ احباب و درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم بیمار تھے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا۔ تائید الفضل کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اپریشن کے سامان پیدا کر دیئے۔ پھر اپریشن کامیاب رہا اور اب محترم والد صاحب صحت یاب ہو کر ہسپتال سے گھر تشریف لے آئے ہیں۔ خاکسار ان سب احباب کا جنہوں نے محترم والد صاحب کے اپریشن کے سلسلہ میں مدد فرمائی اور ان کے لئے دعائیں کیں دلی طور پر ممنون اور شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ان سب کرمفرماؤں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب محترم کو لمبی اور صحت والی زندگی عطا فرمائے اور ہماری مشکلات کو دور فرمائے آمین۔

(کرم الدین طاہر معلم وقف جدید خلیل آباد کالونی ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر))

## انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علی رضؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے مضامین پر ۲۰۰/-، ۱۵۰/-، اور ۱۰۰/- نقد انعامات مقرر ہے۔

شرائط درج ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف درج ہونے چاہئیں۔
- مضمون دو ہزار الفاظ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔
- مضمون ۳۱ جولائی سے قبل ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ :-**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

## مسل نمبر ۲۴۹۲۶

میں غلام فاطمہ بیوہ حافظ غلام حسین صاحب قوم چدھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۴/۵۴ دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۲/۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر -/۲۵ روپے وصول شدہ

۲- طلائی بالیاں ۲ تولہ چوڑیاں وزنی ۲½ تولہ

کل سونا ۴½ تولہ مالیتی -/۸۶۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ بیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ غلام فاطمہ بیوہ غلام حسین ۴/۵۴

دارالعلوم شرقی ربوہ

گواہ شد :- نائب صوبیدار محمد خان ولد میاں روشن دین صاحب ۴/۴۰ دارالیمن ربوہ سکارکن حفاظت خاص۔

گواہ شد :- عبدالسلام سکارکن حفاظت خاص

وصیت ۱۲۵-۳

## مسل نمبر ۲۴۹۲۷

میں طاہر احمد ولد چوہدری عبدالرزاق صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن بھڈیار و حال جامشورو یونیورسٹی حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۱-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- پانچ ایکڑ اراضی واقع کوٹ فتح خان بھریا روڈ ضلع نواب شاہ۔ زمین کی آمد والد صاحب وصول کرتے ہیں۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں جب قبضہ میں آئے گی اطلاع دوں گا۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد :- طاہر احمد آف بھڈیار و حال کمرہ ۶۷ مہران ہال ایل ایم سی جامشورو

گواہ شد :- نعمت اللہ ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب زعیم انصار اللہ نائب امیر ضلع حیدرآباد

گواہ شد :- محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ حیدرآباد۔

## مسل نمبر ۲۴۹۲۸

میں راشد احمد ولد چوہدری صادق احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ حال لقمان ہال جامشورو یونیورسٹی حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۱-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- ۱۲ ایکڑ زرعی اراضی واقع ولیہ ماکھنڈ ضلع نواب شاہ۔ لیکن اس کی جملہ آمد والد صاحب کے پاس جاتی ہے۔ مجھے اس میں تصرف کی کوئی اجازت نہیں۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- راشد احمد آف نواب شاہ حال کمرہ ۲۱ لقمان ہال ایل ایم سی جامشورو

گواہ شد :- نعمت اللہ ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب زعیم انصار اللہ و نائب امیر ضلع حیدرآباد

گواہ شد :- محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ حیدرآباد

## بقیہ :- قومِ ثمود کا انجام

کیونکہ پہلے تمام انبیاء اپنی اپنی قوم کی طرف نبی تھے۔ اور حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے نبی تھے۔ پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کے دین ایک معین وقت کے لئے تھے۔ مگر آپ کا دین قیامت تک کے لئے ہے اس لئے ان سابقہ نشانات کو ظاہر فرمانے کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ان نشانات میں عقلمند لوگوں کے لئے نشان ہیں۔ پس جس طرح قرآن کریم کی تعلیمی یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ اور دیگر احکام پر غور و فکر کر کے ان پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح ان سابقہ نشانات پر بھی غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت حاصل کرنے کا حکم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

## مرکزی سالانہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات کے تینوں معیاروں کا مرکزی سالانہ امتحان ۷ مئی بروز جمعہ ۱۹۸۲ء کو انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ دیہات اور شہر کے لئے تینوں معیاروں کا الگ الگ نصاب لائحہ عمل ۸۲-۱۹۸۱ء میں درج ہے۔ سیکرٹری ناصرات لائحہ عمل اپنی مقامی صدر لجنہ سے حاصل کریں۔ اگر وہاں سے نہ مل سکے تو دفتر لجنہ مرکزیہ سے براہ راست منگوالیں۔ ناصرات کو امتحان کی تیاری لائحہ عمل میں درج شدہ نصاب کے مطابق ابھی سے کروانا شروع کر دیں۔ اگر کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو سیکرٹری ناصرات مرکزیہ کو خط لکھ کر پوچھ لیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

## قائدین اور منتظمین اطفال متوجہ ہوں

شعبہ خدمت خلق کے تحت کامیاب ہونے والے طلباء سے ان کی کتب جمع کر کے مستحق طلباء میں تقسیم کی جائیں اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کوئی طفل اس وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہے کہ اس کے پاس کتابیں نہیں ہیں۔ اس غرض کے لئے بک بینک قائم کر کے ہفتہ وصولی کتب منائیں اور اطفال سے کتب جمع کریں۔ (سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

## درخواست ہائے دعا

- عاجز قریباً دو سال سے ایک مقدمہ میں الجھا ہوا ہے جس کی وجہ سے عاجز کو بھاری اخراجات کے علاوہ بڑے کٹھن اور دشوار مصائب سے گذرنا پڑا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس مشکل سے باعزت نجات کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے جلد پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔

(نعیم احمد عابد - دارالرحمت شرقی ربوہ)

- ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم بابو نذیر احمد صاحب امرتسری سابق سیکرٹری اصلاح وارشاد گذشتہ آٹھ ماہ سے پاؤں پر چوٹ آجانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔ (انوار الحق گنج مغلپورہ لاہور)

- میرے بہنوئی عزیزم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب مرزا سول میڈیکل آفیسر دولتالہ ایک ہفتہ ہوا اچانک دوبارہ عارضہ قلب میں مبتلا ہو گئے ہیں اور ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ اب کچھ افاقہ ہے لیکن بیماری مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔ (صوبیدار عبدالرشید (ریٹائرڈ) موضع بھون تحصیل چکوال ضلع جہلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ :- لجنہ انڈونیشیا

میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور اس گاؤں کی کل آبادی تین ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ جن میں سے دو ہزار افراد احمدی ہیں۔ اور وہاں پر تین سال سے جلسہ سالانہ انڈونیشیا منعقد ہو رہا ہے اور ہر سال سامعین اور حاضرین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اس سال مہمانوں کی تعداد تین ہزار تھی اور لوکل احمدی شامل کر کے کل تعداد پانچ ہزار تھی۔ ان سب کے لئے کھانا لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کی ممبرات نے پکایا

معزز حاضرات کی معلومات میں اضافہ کے سلسلہ میں خاکسار بیان کرتی ہے کہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے جلسہ سالانہ۔ مجلس مشاورت۔ اجتماع اور تعلیم و تربیت کی کلاسز۔ ان تمام موقعوں پر کھانا پکانے کا انتظام لجنہ اماء اللہ کرتی ہیں۔ اور اگر کوئی مشکل پیش آئے تو خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی امداد بھی لی جاتی ہے۔

اس سال مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے جماعت جاکرتہ اور کبایورن سے چار لاکھ پانچ ہزار ۴۰۵۰۰۰ انڈونیشین روپیہ جمع کیا ہے جو پاکستانی کرنسی میں چھ ہزار چار سو اٹھائیس ۶۴۲۸ روپے ہوتے ہیں۔ یہ رقم کھانے پکانے کے بڑے بڑے برتن خریدنے کے لئے جمع کی گئی ہے جو لنگر خانہ میں استعمال ہوتے ہیں۔

اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ نے مزید تین لاکھ پینتالیس ہزار ۳۴۵۰۰۰ انڈونیشین روپیہ جمع کیا۔ جو پاکستانی کرنسی میں پانچ ہزار چار سو چھہتر روپے بنتے ہیں۔ اور ایک عورت نے اپنی کان کی سونے کی بالی دی۔

یہ سب رقم لنگر خانہ کے لئے بڑے بڑے گیس کے چولہے خریدنے کے لئے ہے۔ اور لجنہ اماء اللہ کی ملکیت ہے۔

موضع مانسلوریں مکانوں کی حالت پہلے بہت کمزور تھی۔ کچی اینٹوں کی دیواریں اور چھتیں گھاس سے بنی ہوئی تھیں۔ لیکن اب ان کے مکان بہت مضبوط اور اچھی حالت میں ہیں اور صفائی کا بہت عمدہ انتظام ہے اور جماعت انڈونیشیا کی تمام تقاریب کے موقعہ پر حضرت (اقدس ..... ناقل) کے مہمانوں کو عزت سے جگہ دی جاتی ہے اور خدمت کی جاتی ہے۔

ماہ جون ۱۹۸۱ء میں جماعت احمدیہ انڈونیشیا پر خدا تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا کہ حضرت (اقدس ..... ناقل) کا ایک پوتا اور نواسی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر اور محترمہ بیگم امینہ طیبہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔ انڈونیشیا میں تشریف لائے اور قیمتی ہدایات اور نصائح سے ہمیں نوازا۔

میں اس جلسہ سالانہ کی تمام حاضر ممبرات سے خاص درخواست دعا کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ وہ وقت جلد لائے کہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے مبارک وجود سے انڈونیشیا کی زمین اور اپنی روحانی اولاد اور اس کے رہنے والوں کو مستفیض فرمائیں۔ اور اس راستہ میں جو بھی مشکلات ہوں خدا تعالیٰ ان کو دور کرے۔ آمین

جماعت احمدیہ انڈونیشیا خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت (اقدس ..... ناقل) آپ کے خلفاء اور آپ کے خاندان کے سارے افراد سے بہت محبت رکھتی ہے اور دوسری جماعتوں مثلاً یورپ امریکہ۔ افریقہ سے اس بارہ میں کم نہیں ہیں۔

خاکسار ایک دفعہ پھر تمام حاضر ممبرات جلسہ سالانہ سے عاجزانہ درخواست دعا کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ وہ وقت جلد لائے کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے مبارک وجود سے احباب انڈونیشیا اور اپنی روحانی اولاد کو مستفیض فرمائیں۔ آمین!

تمام قابل عزت حاضرات یہ بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کو روحانی ترقی عطا کرے تاکہ وہ احمدیت کی تعلیمات کے مطابق دوسروں کے لئے صحیح نمونہ بن سکیں۔ آمین! اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کر سکیں اور ہم سب کا انجام بالخیر ہو۔ آمین!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار

خدیجہ بنت حاجی صدر الدین یحییٰ پونتو صاحب

جاکرتہ۔ انڈونیشیا

---

# مکرم عبد الحمید خان صاحب شوق انتقال فرما گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میری بیٹی کے خسر مکرمی محترمی جناب عبد الحمید خان صاحب شوق آف اچھرہ لاہور مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۸۲ء بروز اتوار پانچ بجے شام حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترمی شوق صاحب بہت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند دعا گو اور تہجد گزار تھے۔ مہمان نواز اور بہت ہی خوش اخلاق اور بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ نمازوں کے باقاعدہ التزام کے لئے آپ نے گھر میں ایک کمرہ "بیت الدعا" کے طور پر مخصوص کر رکھا تھا۔ آپ نے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ وفات کے وقت آپ کے پاس دو بیٹے اور ایک بیٹی موجود تھے جبکہ دوسرے بیٹے بیرون ملک ہیں۔ آپ کی بیٹی مکرمی محترمی بشیر الدین محمود صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی اہلیہ ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرمی شوق صاحب کے جنت میں درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(راجہ عبد الحمید۔ ۱۸۲۔ ریلوے کالونی نزد ریلوے اسٹیشن جہلم)

# مقابلہ معلومات عامہ

۲۶ فروری بروز جمعہ فارن سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام ایک مقابلہ معلومات عامہ جامعہ ہال میں منعقد ہوا جس میں آٹھ ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس کے نتائج حسب ذیل ہیں۔

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| فارن سٹوڈنٹس یونین | ۶۳ | اوّل | جامعہ احمدیہ | ۵۰ | دوم |
| دار الرحمت | ۵۰ | دوم | تعلیم الاسلام کالج | ۴۸ | سوم |
| فارن سٹوڈنٹس یونین سلام | ۴۰ | | احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن | ۴۰ | |

مندرجہ بالا چھ ٹیمیں فائنل مقابلہ میں حصہ لیں گی جو ۴ مارچ بروز جمعرات جامعہ ہال میں ۲-۳۰ بعد دوپہر منعقد ہوگا۔ اہالیان ربوہ سے شرکت کی خاص درخواست ہے۔

(عبد الغفار سیکرٹری آرگنائزنگ کمیٹی)

## ضروری گزارش

زعماء کرام انصار اللہ سے گذارش ہے کہ سال رواں کا بجٹ جلد تشخیص کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## ضروری اطلاع

بہنوں اور دوستوں کی اطلاع کے لئے گزارش ہے کہ حضرت حکیم نظام جان صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کے فرزند حکیم انوار احمد جان مورخہ ۳-۴-۵ مارچ مطابق بدھ جمعرات جمعہ کو ربوہ میں بالمقابل ایوانِ محمود مطب فرمائیں گے۔

مینیجر:- ٹائم سنٹر بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

## ضروری اعلان

بجلی بند ہو جانے کی وجہ سے مورخہ یکم مارچ ۱۹۸۲ء پرچہ کی طباعت بڑی تاخیر سے ہوئی اس روز پرچہ کی تقسیم بروقت نہیں ہو سکی۔

قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(ادارہ)


جانوروں کے پیشاب میں خون روکنے کی مجرب دوا "شفائے سرکن"
جانوروں کے اپھارہ کی مجرب دوا "شفائے اپھارہ"
جانوروں کی تمام امراض کے علاج کے لئے مفصل لٹریچر مفت طلب کیجئے۔
شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

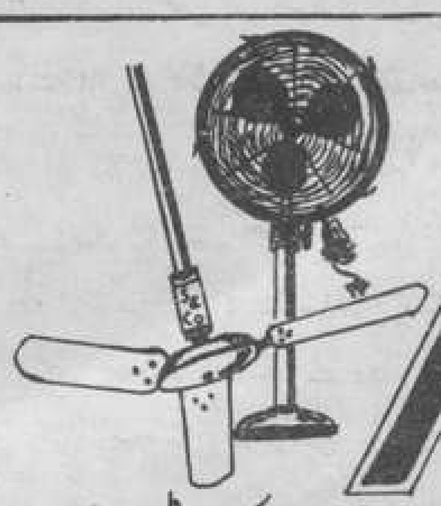

گرمیاں آرہی ہیں تو فکر کیسی!
آپ کیلئے سیکو الیکٹریکل انڈسٹریز گجرات
دیدہ زیب۔ کم خرچ۔ پائیدار
گارنٹی شدہ سیکو فین آگیا۔
معیار میں بہتر، اور قیمت میں مقابلتاً ارزاں۔ سروس اور فاضل پرزہ جات کی گارنٹی۔
نقد اور آسان قسطوں پر۔ ہوم ڈلیوری سکیم۔ ڈسٹری بیوٹرز اقبال ٹریڈرز (رجسٹرڈ) متصل ڈاکخانہ گولبازار ربوہ